Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
خطبہ نمبر 19
CPL 61
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
213029

پیر 22جون 1998ء 26صفر المظفر 1419ہجری 22احسان 1377ہش | جلد 48-83 نمبر 132

بہترین عمل - نماز کی بروقت ادائیگی

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے آپؐ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا میں نے عرض کی اس کے بعد کون سا؟ آپؐ نے فرمایا ماں باپ سے نیک سلوک کرنا پھر میں نے عرض کی کہ اس کے بعد کونسا؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب فضل الجہاد)

عبادت کسی موسمی کیفیت کا نام نہیں مستقل زندگی کا رابطہ ہے

تمام عبادتوں کی روح نماز ہے اور اسی میں ہر قسم کی فلاح کی کنجیاں ہیں

اپنی آئندہ نسلوں کو نمازوں پر قائم کرنے کے لئے بھرپور جدوجہد کریں

قیام نماز کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات

”تمام عبادتوں کی روح نماز ہے۔ انسانی پیدائش کا مقصد نماز ہے۔ نماز میں ہر قسم کی فلاح کی کنجیاں ہیں اور جیسے جیسے انسان نماز میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے فلاح کی مزید کنجیاں عطا ہوتی رہتی ہیں۔ میں نے عمداً لفظ کنجی استعمال نہیں کیا بلکہ جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے کیونکہ میرا تجربہ ہے کہ نماز کی کیفیت کے بدلنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ انسان کو نئے امور کا فہم عطا فرماتا چلا جاتا ہے اور نئے مضامین اس پر کھلتے چلے جاتے ہیں۔......

جہاں تک جماعت کے عمومی اخلاص کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ابتلاء کے موجودہ دور میں جماعت کے اخلاص کا عمومی معیار بہت بلند ہوا ہے اور نیک کاموں میں تعاون کی روح میں ایک نئی جلاء پیدا ہو گئی ہے۔ ایک آواز پر لبیک کہنے کے لئے کثرت کے ساتھ دل بے چین ہیں اور جب بھی جماعت کو نیکی کی طرف بلایا جاتا ہے جس طرح اخلاص کے ساتھ جماعت اس آواز پر لبیک کہتی ہے اس سے میرا دل حمد سے بھر جاتا ہے۔ لیکن یہ اخلاص فی ذاتہ کچھ چیز نہیں اگر اس اخلاص کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ سے ایک مستقل تعلق پیدا نہ ہو جائے۔ یہ اخلاص اپنی ذات میں محفوظ نہیں اگر اس اخلاص کو نماز کے اور عبادت کے برتنوں میں محفوظ نہ کیا جائے۔ اس لحاظ سے یہ اخلاص ایک آنے جانے والے موسم کی طرح کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ بعض دفعہ سخت گرمیوں کے بعد اچھا موسم آتا ہے اور ٹھنڈی ہواؤں کے جھونکے چلتے ہیں۔ بعض دفعہ سخت سردی کے بعد خوشگوار موسم کے دور آتے ہیں لیکن یہ چیزیں آنے جانے والی ہیں ٹھہر جانے والی نہیں۔ عبادت کسی موسمی کیفیت کا نام نہیں عبادت ایک مستقل زندگی کا رابطہ ہے۔ عبادت کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ہم ہوا میں سانس لیتے ہیں۔ کئی قسم کے زندہ رہنے کے طریق ہیں جو انسان کو لازم کئے گئے ہیں مگر ہوا اور سانس کا جو رشتہ زندگی سے ہے وہ ایسا مستقل، دائمی، لازمی اور ہر لمحہ جاری رہنے والا رشتہ ہے کہ اور کسی چیز کا نہیں۔ پس عبادت کو یہی رشتہ انسان کی روحانی زندگی سے ہے۔ یہ عبادت ذکر الٰہی کی صورت میں ہمہ وقت جاری رہ سکتی ہے لیکن وہ نماز جو قرآن کریم نے ہمیں سکھائی اور سنت نے جسے ہمارے سامنے تفصیل سے پیش کیا یہ وہ کم سے کم نماز ہے، کم سے کم ذکر الٰہی ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے میں خصوصیت کے ساتھ آج پھر جماعت کو نماز کی اہمیت کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

میں جانتا ہوں کہ اکثر وہ احباب جو اس وقت اس مجلس میں حاضر ہیں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نمازوں کے پابند ہیں مگر میں حال کے موجودہ دور کی بات نہیں کر رہا میں مستقبل کی بات کر رہا ہوں۔ وہ لوگ جو آج نمازی ہیں جب تک ان کی اولادیں نمازی نہ بن جائیں جب تک ان کی آئندہ نسلیں ان کی آنکھوں کے سامنے نماز پر قائم نہ ہو جائیں اس وقت تک احمدیت کے مستقبل کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی اس وقت تک احمدیت کے مستقبل کے متعلق خوش آئند امنگیں رکھنے کا ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا۔ اس لئے بالعموم ہر فرد بشر، ہر احمدی بالغ سے خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو میں بڑے عجز کے ساتھ یہ استدعا کرتا ہوں کہ اپنے گھروں میں اپنی آئندہ نسلوں کی نمازوں کی حالت پر غور کریں، ان کا جائزہ لیں ان سے پوچھیں اور روز پوچھا کریں کہ وہ کتنی نمازیں پڑھتے ہیں۔ یہ بھی معلوم کریں کہ وہ جو کچھ نماز میں پڑھتے ہیں اس کا مطلب بھی ان کو آتا ہے یا نہیں اور اگر مطلب آتا ہے تو غور سے پڑھتے ہیں یا اس انداز سے پڑھتے ہیں کہ جتنی جلدی یہ بوجھ گلے سے اتار پھینکا جا سکے اتنی جلدی نماز سے فارغ ہو کر دنیا طلبی کے کاموں میں مصروف ہو جائیں۔ اس پہلو سے اگر آپ جائزہ لیں گے اور حق کی نظر سے جائزہ لیں گے سچ کی نظر سے جائزہ لیں گے تو مجھے ڈر ہے کہ جو جواب آپ کے سامنے ابھریں گے وہ دلوں کو بے چین کر دینے والے جواب ہوں گے۔“

(خطبہ جمعہ 22جولائی 1988ء)

ایک نسخہ

○ ”اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ کہ جب کوئی دکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ اور جو مصائب اور مشکلات ہوں ان کو کھول کھول کر اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرو کیونکہ یقیناً خدا ہے اور وہی ہے جو ہر قسم کی مشکلات اور مصائب سے انسان کو نکالتا ہے۔ وہ پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں جو مددگار ہو سکے۔ بہت ہی ناقص ہیں وہ لوگ کہ جب ان کو مشکلات پیش آتی ہیں تو وہ وکیل، طبیب یا اور لوگوں کی طرف تو رجوع کرتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کا خانہ بالکل خالی چھوڑ دیتے ہیں۔ (صاحب ایمان) وہ ہے جو سب سے اول خدا تعالیٰ کی طرف دوڑے“۔

(ملفوظات جلد نہم صفحہ 113)

جماعتی میٹنگز میں شمولیت کی اہمیت

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

”وہ دن آنے والا ہے۔ جب احمدیت کے کاموں میں حصہ لینے والے بڑی بڑی عزتیں پائیں گے۔ لیکن ان لوگوں کی اولادوں کو جو اس وقت جماعتی کاموں میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے۔ دھتکار دیا جائے گا۔ جب انگلستان اور امریکہ ایسی بڑی بڑی حکومتیں مشورہ کے لئے اپنے نمائندے بھیجیں گی۔ اور وہ اسے اپنے لئے موجب عزت خیال کریں گے۔ اس وقت ان لوگوں کی اولاد کہے گی۔ کہ ہمیں بھی مشورہ میں شریک کرو۔ لیکن کہنے والا انہیں کہے گا کہ جاؤ تمہارے باپ دادوں نے اس مشورہ کو اپنے وقت میں رد کر دیا تھا اور جماعتی کاموں کی انہوں نے پرواہ نہیں کی تھی۔ اس لئے تمہیں بھی اب اس مشورہ میں شریک نہیں کیا جا سکتا۔

پس اس غفلت کو دور کرو اور اپنے اندر یہ احساس پیدا کرو۔ کہ جو شخص سلسلہ کی کسی میٹنگ میں شامل ہوتا ہے۔ اس پر اس قدر انعام ہوتا ہے کہ امریکہ کی کونسل کی ممبری بھی اس کے سامنے ہیچ ہے اور اسے سو حرج کر کے بھی اس میٹنگ میں شامل ہونا چاہئے۔ اگر وہ اس میٹنگ میں شامل نہیں ہوتا تو اس کی غیر حاضری کی وجہ سے سلسلہ کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ لیکن وہ خود الٰہی انعامات سے محروم ہو جائے گا“۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1956ء صفحہ 24)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 10- اپریل 1998ء بمطابق 10 شہادت 1377 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیت 285 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

یہ ان آیات میں سے ایک ہے جس کی اکثر تلاوت کی جاتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ بڑی تعداد میں احمدیوں کو یہ آیات یاد ہوں گی۔ اس کے مضمون پر میں بعض دوسرے پہلوؤں سے روشنی پہلے بھی ڈال چکا ہوں لیکن آج خصوصیت سے ایک ایسے مضمون پر روشنی ڈالوں گا جس کے تعلق میں حضرت مسیح موعود (-) کے اقتباسات پیش کئے جائیں گے۔ اس میں تین چار ایسی بنیادی چیزیں ہیں جن کو مدنظر رکھنا ضروری ہے جن کی طرف عموماً لوگوں کا دھیان نہیں جاتا۔

(فرمایا) (اس) میں اللہ تعالیٰ کی کلی ملکیت کا ذکر ہے۔ مَنْ ہی نہیں فرمایا بلکہ مَا فرمایا ہے کہ زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے۔ اور اس میں باشعور چیزیں بھی داخل ہو جاتی ہیں' جو کچھ بھی موجود ہے زمین و آسمان میں وہ سب اللہ کی ملکیت ہے۔ ملکیت کے پہلو سے اس کا سزا دینا یا بخش دینا' اس پہ کوئی سوال نہیں اٹھ سکتا۔ **لیکن اللہ تعالیٰ خود کوئی کام حکمت سے خالی نہیں فرماتا اس لئے وہ اپنی ملکیت کا استعمال بھی اس رنگ میں فرماتا ہے کہ انسانی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو عین برمحل استعمال ہوگا اور اس میں انصاف کے تمام تقاضے پورے کئے جائیں گے** حالانکہ مالک ہونے کے لحاظ سے وہ جو چاہے کرے کوئی نہیں پوچھ سکتا کہ تم ایسا کیوں کرتے ہو یا تُو ایسا کیوں کرتا ہے۔ پہلی بات یہ ہے جو قابل توجہ ہے۔

دوسری بات ہے فرمایا (-) سب کچھ اس کا ہے اور ہر چیز اس کے ہونے کی وجہ سے ہر چیز پر اس کی نظر بھی ہے اور چونکہ ہر چیز پر اس کی نظر ہے اس لئے تمہارے لئے بے کار ہے خواہ کسی بات کو ظاہر کرو یا چھپاؤ۔ خدا تعالیٰ کے ہاں کوئی بات جو چھپی ہوئی ہے وہ چھپی ہوئی نہیں رہے گی وہ بھی اس پر ظاہر ہوگی اور جو تم ظاہر کرتے ہو' ہو سکتا ہے تم غلط ظاہر کر رہے ہو۔ (-) جب اپنے نفس کی باتیں ظاہر کرتے ہو تو ضروری تو نہیں کہ سچی باتیں کرتے ہو۔ تو اس پہلو سے دونوں امور پر اللہ تعالیٰ کی نظر ہے اس لئے ظاہر کرنا' جھوٹا ہو یا بناوٹ کا ہو' چھپانے کی کوشش کرنا جو اپنے جرائم یا نیتوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش ہو یہ سب بیکار ہے۔ (-) جو حقیقت حال ہے جس پر خدا کی نظر ہے اس پہلو سے وہ تمہارا حساب کرے گا اور محاسبہ کرے گا کیونکہ اس سے پہلے ملکیت ہونا ثابت ہے تو ملکیت کے ساتھ جزا سزا کا مضمون بھی داخل ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ فرمایا تم یاد رکھنا تم چھپاؤ یا ظاہر کرو' جو کچھ بھی کرو گے اس کا محاسبہ ہونا ہے۔

(فرمایا) اس محاسبے میں جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا اسے اس کی سزا دے گا۔ (-) یہ آیت کے آغاز کی طرف دوبارہ اشارہ فرما رہا ہے۔ جب سب کچھ اس کا ہے تو ہر چیز پر قادر بھی ہے لیکن (اس آیت میں) ایک اور بھی مضمون بیان ہو گیا ہے' جب محاسبہ کرے گا تو پھر لازماً بخشش یا پکڑ کا تعلق محاسبے سے ہوگا۔ محاسبے کے دوران اگر اللہ تعالیٰ یہ معلوم فرمائے گا کہ ایک شخص نے اس محاسبے سے پہلے خود اپنا محاسبہ کر لیا تھا تو اس محاسبے کا بنیادی اثر یہ قائم ہوگا کہ اس محاسبے کے درمیان اگر وہ سچا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اسے ان لوگوں میں داخل فرمالے گا جن کے ساتھ وہ بخشش کا سلوک فرمائے گا اور اگر اپنے محاسبے میں لوگ جھوٹے ہیں جیسا کہ بسا اوقات لوگ اپنے محاسبے میں جھوٹ سے کام لیتے ہیں حالانکہ کوئی اور نہیں دیکھ رہا ہوتا مگر جب اپنا محاسبہ کرتے ہیں تو بڑی رعایت کرتے ہیں اپنے نفس کی اور کچھ ظاہر کرتے ہیں کچھ چھپاتے ہیں جس پر اللہ کی نظر ہے۔ تو محاسبے سے تعلق میں یہ بات قابل غور ہے کہ (-) اگر خدا صحیح محاسبہ فرماتا ہے تو محاسبہ کرنے والوں میں سے کچھ ایسے لوگوں کو پائے گا جو اپنے نفس کا خود حساب کر رہے ہیں۔ اگر وہ خود حساب کر رہے ہیں اللہ کی خاطر تو پھر اللہ تعالیٰ ان سے نرمی کا سلوک فرمائے گا۔ اگر خود حساب نہیں کر رہے یا کر رہے ہیں تو جھوٹا حساب کر رہے ہیں تو ان پر اللہ تعالیٰ سختی فرمائے گا اور یہ مضمون (-) صوفیاء یہ بیان کرتے ہیں (-) اپنا حساب کر لو پیشتر اس کے کہ تمہارا حساب کیا جائے۔ یہ اس آیت کا منطوق ہے یعنی بنیادی مقاصد جو اس آیت کے بغور تلاوت سے ہمیں حاصل ہوتے ہیں وہ یہ مقاصد ہیں۔

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود (-) کے بعض اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں جن کا اسی مضمون سے گہرا تعلق ہے۔ فرماتے ہیں **"اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی"** یہ سچا محاسبہ ہے۔ اگر دل اور زبان میں تضاد نہ ہو تو دل شر سے خالی ہے تو زبان بھی شر سے خالی ہونی چاہئے۔ کتنا آسان محاسبے کا طریق بیان فرما دیا آپ نے۔ اپنی زبان پر قابو رکھو' اس پر نگاہ رکھو اگر زبان ہر وقت اُول فُول بکتی رہتی ہے' جو دل میں آئے اسے نکال دیتی ہے تو پھر تمہارا یہ کہنا کہ میں اپنے نفس کا محاسبہ کر رہا ہوں بالکل جھوٹ ہے۔ اگر نفس کا محاسبہ کرو گے تو زبان پر ہمیشہ پاک کلمات آئیں گے' مغلوب الغضب نہیں ہو گے۔ ہر وقت زبان کو آزاد چھوڑ دو اور یہ کہو کہ میں محاسبہ کر رہا ہوں یہ نہیں ہو سکتا۔

تو اللہ تعالیٰ جس سے نرمی کا سلوک فرمائے گا اس کی زبان کو دیکھے گا اور زبان گواہ بن جائے گی اسی لئے آنحضرت ﷺ نے انسان کے نفس پر گواہ کے طور پر زبان باہر نکال کے دکھائی کہ یہ ٹکڑا زبان کا جو ہے یہ فیصلہ کرے گا حالانکہ زبان سے انسان جھوٹ بھی بولتا ہے لیکن جب جھوٹ بولتا ہے تو اللہ کو پتہ ہے کہ دل میں بھی جھوٹ ہے' یہ مراد ہے۔ یہ مراد نہیں کہ زبان سے جو کچھ بھی کہے آپ اس کو مان جائیں۔ محاسبہ کرنے والا' انسان نہیں' اللہ ہے۔ پس زبان سے اگر وہ جھوٹ بولتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے علم میں تو سب کچھ ہے مگر اس بات کو اللہ تعالیٰ گویا نوٹ کر لیتا ہے کہ زبان جھوٹی ہے تو دل بھی جھوٹا ہے۔ پس یہ معنے ہیں حضرت اقدس مسیح موعود کے کہ "تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہو گی" اور سارے اعضاء شر سے خالی ہو جائیں گے کیونکہ دل میں نیتیں پلتی ہیں۔ اگر بھلائی کی نیتیں ہیں تو سارا وجود بھلا ہو جائے گا اگر شر کی نیتیں ہیں تو سارا وجود شر سے بھر جائے گا۔

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو بظاہر ایک اجنبی سی بات تھی کہ ہم کیسے معلوم کریں گے مشکل مسئلہ نظر آتا تھا کہ ہم کیسے معلوم کریں گے کہ ہم نے اپنے نفس کا صحیح محاسبہ کیا ہے۔ اس مضمون کو اتنا سادہ، اتنا آسان بیان کر دیا ہے کہ کوئی تھوڑی سی تھوڑی عقل والا بھی اس مضمون کی تہہ تک پہنچے بغیر رہ نہیں سکتا۔ کھلا کھلا واضح مضمون ہے۔

"نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے" اب اس مضمون کو سمجھ کر جو پہلے گزرا ہے اس پر غور کریں نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔" پس یہ نہ سمجھو کہ آغاز چھوٹا سا ہے۔ اگر آغاز نور کا آغاز ہے تو وہ بھی پھیلے گا اور اگر آغاز اندھیرے کا آغاز ہے تو وہ بھی پھیلے گا۔ "سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے" یہ ہے محاسبہ' ہر وقت نظر کہ کوئی کیڑا تو نہیں لگ رہا۔ ایک پہلو پڑے پڑے کہیں میرا دل گلنے سڑنے تو نہیں لگ گیا یعنی میں اس سے غافل رہا میں سمجھا کہ اب بالکل ٹھیک ہے اسے اپنے حال پر چھوڑ دیا اور رفتہ رفتہ دیکھا تو ایک بیماری لگ گئی تھی' پھپھوندی لگ گئی تھی تو مثال بھی بہت پیاری دی ہے۔

"سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردّی ٹکڑے کو کاٹتا اور باہر پھینکتا ہے۔" یہ یاد رکھو کہ اگر نیتوں میں فساد شروع ہو جائے تو یہ جیسے پان کو کوئی بیماری لگے اگر کاٹ کے پھینکا نہ جائے تو وہ فساد ضرور آگے بڑھے گا۔ چنانچہ پنوڑیے جو پان کا کاروبار کرتے ہیں وہ بھی اور عورتیں بھی جن کو عادت ہوتی ہے وہ ہر وقت اپنے پان کو دیکھتی رہتی ہیں' کسی کنارے سے کوئی چیز پھپھوندی لگی ہو تو قینچی سے کاٹ کے الگ پھینک دیتی ہیں اور اگر نہ پھینکیں گی تو سارا پان گندہ ہو جائے گا۔ تو ایسی اعلیٰ مثال دی ہے کہ اس پر غور کرنا بھی ہر کس و ناکس کے لئے آسان ہے۔ "اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے۔"

اب نیتوں میں جو فتور آتے ہیں ان پر اگر نظر ہو تو اس فتور کو وہیں سے قینچی کے ساتھ کاٹ دینا چاہئے۔ اپنے دل میں نہیں پالنا اس کو باہر پھینک دو۔ "اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو۔" اب اس میں کئی باتیں بیان فرمائی ہیں وہ ایک ایک بات کھول کر آپ کے سامنے رکھنے والی ہے۔ "تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات" دل کے خیالات تو مخفی ہی ہوتے ہیں پھر مخفی خیالات سے کیا مراد ہے؟ مراد ہے تمہاری نظر سے مخفی۔ اتنی ہوشیاری کی ضرورت ہے کہ غور سے دیکھو گے تو پھر سمجھ آئے گی ورنہ تمہاری اپنی نظر سے مخفی خیالات پلتے رہیں گے اور تمہیں خبر تک نہیں ہوگی۔ پس فرمایا کہ "مخفی خیالات اور مخفی عادات" انسان کے اندر بہت سی ایسی بد عادات راہ پا جاتی ہیں کہ اسے پتہ بھی نہیں لگتا۔ وہ عادی ہو جاتا ہے اور اتنا عادی بن جاتا ہے کہ وہ ہر روز وہی کام کر رہا ہے اور اسے خیال تک نہیں آتا کہ میں یہ کام کر رہا ہوں بلکہ اگر اس کو پکڑا جائے تو بڑے غصے سے رد عمل دکھائے گا کہ توبہ توبہ میں تو کبھی قریب نہیں آیا ایسی بات کے حالانکہ ہر وقت وہی کام کرتا ہے۔

قادیان میں ایک بزرگ ہوا کرتے تھے ان کو بھی اسی قسم کی عادت پڑ گئی تھی۔ ان کا اب نام لینے کی ضرورت نہیں مگر ان کا لطیفہ اکثر بیان ہوتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول (۔) نے ان سے پوچھا کہ تمہاری یہ عادت ہے اس کو دور کرنے کی کوشش کرو تو انہوں نے توبہ توبہ کی' استغفراللہ میں تو قریب نہیں پھٹکا کبھی اس کے۔ اور لوگ بھی پھر دیکھا دیکھی ان سے پوچھا کرتے تھے تو بڑے بڑے پھکڑ تولتے تھے اور کہہ یہ رہے ہوتے تھے کہ میں بالکل گالی نہیں دیتا' بالکل گندی زبان استعمال نہیں کرتا اور جب ان سے پوچھا جاتا تھا کہ آپ کرتے ہیں تو کہتے تھے لعنت پڑے اس پر' میں نے ایسا خبیث' گندہ آدمی دیکھا ہی نہیں اور جو کہتے تھے وہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ کہتے ہیں میں تو ایسی باتوں کے قریب بھی نہیں پھٹکا تو حضرت مسیح موعود (۔) جھنجھوڑ جھنجھوڑ کے ساری جماعت کو جگا رہے ہیں۔ تم بیدار نہیں ہو گے تو تمہاری عادات ساری زندگی تمہارے ساتھ لگی رہیں گی اور یہ "مخفی عادات" لوگوں سے نہیں اپنے آپ سے مخفی ہیں۔ پس یہ ہے ایک حکیم حاذق جو روحانیات کا معالج ہے کس طرح کلام کرتا ہے۔ "مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات" جذبات بھی مخفی ہوتے ہیں جو باہر کی نظر سے تو مخفی ہوں گے ہی لیکن بسا اوقات اپنے جذبات اپنی نظر سے بھی مخفی ہو جاتے ہیں کئی قسم کے جذبے اٹھتے ہیں چیزوں کو دیکھ کر۔ حرص پیدا ہوتی ہے' حسد پیدا ہوتا ہے' ناجائز اپنانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور انسان کو پتہ نہیں چلتا کہ میرے دل میں مخفی جذبات ایسے ہیں جو میری نظر سے مخفی ہیں۔ ان کا نوٹس نہیں لیتا اور یہ ساری باتیں جس کو انگریزی میں کہتے ہیں نوٹس لینا' نوٹس لینے کی خاطر حضرت مسیح موعود خوب کھول کھول کر بیان فرما رہے ہیں۔

"اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو" اب لفظ "ملکات" میں تمام انسانی صلاحیتیں آجاتی ہیں جس کو Potentials کہتے ہیں فرمایا تمہارے ملکات یعنی تمہاری جتنی بھی طاقتیں کسی نہ کسی رنگ میں تمہیں عطا ہوئی ہیں ان تمام طاقتوں پر نظر رکھو ہر ایک کے متعلق خطرہ ہے کہ جس حالت پر تم نظر نہیں کرو گے اسے پھپھوندی لگ جائے اور انسان کی بے شمار اندرونی حالتیں ہیں جو ایک لفظ ملکات میں کلیتہً بیان ہو گئیں۔ تمام انسانی صفات' خواہشات' تمام تمنائیں کسی نہ کسی دل کے جذبے سے تعلق رکھتی ہیں۔ چنانچہ فرمایا ان سب پر نظر رکھنی ہو گی جہاں بھی تمہارے ملکات میں کسی جگہ کسی خرابی کے آثار پائے جائیں گے تمہیں اس کو کاٹ کر الگ پھینکنا ہو گا۔

"اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردی پاؤ" پھر وہ آپ دیکھ رہے ہیں تو صاف نظر آجائے گا کہ کیا چیز ردی ہے اور کون سی اچھی ہے۔ "اس کو کاٹ کر باہر پھینکو' ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔" عجیب فصاحت و بلاغت کا کمال ہے۔ ایسا عظیم کلام کہیں دیکھنے میں نہیں ملتا۔ فرمایا کاٹو' کاٹو اگر نہیں کاٹو گے تو یہ چیزیں پھیل جائیں گی یہاں تک کہ تم اس طرح کاٹے جاؤ گے جس طرح پتہ کاٹ کے الگ پھینک دیا جائے۔ یہ ازالہ اوہام' روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 547 اور 548 سے اقتباس لیا گیا ہے۔

اب وہ ملکات کون سے ہیں اور کتنے پھیلے ہوئے ہیں۔ اب حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں جب میں بیان کروں گا تو بعض وقت ڈر کے مارے جان نکلے گی' اتنا مشکل کام۔ ابھی تک تو آسان تھا لیکن سلوک کی راہیں چلنے کے بعد مشکل ہوتی جاتی ہیں۔ اور ایک فقرے میں جس مضمون کو آپ نے سمویا ہے اس کی تشریح یوں فرماتے ہیں۔ "خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دل میں بٹھاؤ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو اور یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانچ سو کے قریب حکم ہیں اور اس نے تمہارے ہریک عضو اور ہریک قوت اور ہریک وضع اور ہریک حالت اور ہریک عمر اور ہریک مرتبۂ فہم اور مرتبہ فطرت اور مرتبۂ سلوک اور مرتبۂ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تیار کی ہے تو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو۔" پانچ سو ڈش لگائے گئے ہیں اور جو پانچ سو ڈش ہیں ان میں سے ہر ایک کا ہمارے کسی ملکہ سے' کسی اندرونی جذبے سے' کسی اندرونی صفت سے تعلق ہے اور ایسی پانچ سو انسان کی حالتیں ہیں جن کی تفصیل بیان کئے بغیر ایک فقرہ استعمال فرمایا جس میں دراصل یہ ساری تفصیل بیان ہو گئی ہے۔ اب میں دوبارہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ "تمہارے ہریک عضو اور ہریک قوت" اور ہر عضو میں ہاتھ پاؤں وغیرہ ہر قسم کے اعضاء انگلیاں تک' ناخن تک' زبان' آنکھ' کان' ناک ہر چیز اعضاء میں داخل ہے اور اعضاء کے سب حصے بھی اعضاء میں داخل ہیں۔ تو فرمایا یہ جو دعوت ہے پانچ سو حکموں کی یہ تمام اعضاء کے لئے دعوت تیار ہوئی ہے۔

اور ہر قوت جو انسان کے اندر پائی جاتی ہے اور قوتیں انسان کی الگ الگ ہیں کوئی کمزور ہے کوئی طاقتور ہے کسی کو بعض قوتیں ملتی ہیں بعض نہیں ملتیں مثلاً جو اندھے ہیں ان کو بینائی کی قوت نہیں ملتی تو فرمایا جو قوت بھی تمہارے اندر پائی جاتی ہے "اور ہریک وضع اور ہریک حالت" اب وضع قطع انسان کی مختلف ہوتی ہے ہر شخص کی اپنی ایک وضع قطع ہے تو ہر مختلف انسان کی جو مختلف وضع ہے اس کو بھی نظر میں رکھنا۔ "اور ہریک حالت" انسان کی حالتیں تبدیل ہوتی رہتی ہیں تو جب تک ہمہ وقت نظر نہ ہو ہر حالت پر نظر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو ہی نہیں سکتی۔ "اور ہریک عمر" اب چھوٹوں کے حالات اور ہیں بڑوں کے اور ہیں' بچوں کے اور' اور بوڑھوں کے اور۔ تو ہر عمر میں انسان کے محاسبے کے تقاضے بدل جاتے ہیں اور اس کے نفس کی کیفیتیں بدلتی رہتی ہیں۔ تو لمحہ لمحہ اگر عمر کا حساب لگاؤ تو لازم ہے کہ ہر عمر کے لئے احکام الگ الگ ہونے چاہئیں اور یہی قرآن کریم میں ملتا ہے۔ بچے کی پیدائش کے وقت ماں باپ کو کیا کرنا چاہئے' بچے کی پیدائش سے پہلے ماں باپ کو کیا کرنا چاہئے۔ جب وہ ان کے ہاں پلتا ہے تو کیا تقاضے ہیں جو انہوں نے پورے کرنے ہیں۔ پھر جب وہ بڑا ہو جاتا ہے تو خود اس کے اپنے تقاضوں پر نگاہ رکھنی چاہئے کہ میرے لئے خدا تعالیٰ نے کیا سامان کیا ہے۔ میں نوجوان ہوں' ایسی عمر میں داخل ہوا ہوں جس میں کھیلنا کودنا یہ ساری چیزیں میرے جذبات سے تعلق رکھتی ہیں کس حد تک مجھے اپنے آپ کو خدا کی مرضی کے مطابق ڈھالنا چاہئے۔ اگر احکام نہیں ہوں گے تو ڈھالے گا کیسے۔ چنانچہ آپ دیکھ لیں قرآنی شریعت میں بچپن سے لے کر لڑکپن کے زمانے کے احکامات بھی ہیں اور جب شعور میں انسان داخل ہو رہا ہوتا ہے اس کے متعلق بھی احکامات ہیں۔ آپ کو قرآن کریم پڑھتے ہوئے وہ دکھائی دیں یا نہ دیں اگر آپ غور سے پڑھیں گے تو آپ کو لازماً دکھائی دیں گے۔ ہر عمر کے متعلق قرآن کریم کے احکامات ہیں پھر وہ پوری جوانی تک پہنچتا ہے اس کے متعلق احکامات موجود ہیں۔ تو نظر کے تقاضے اگرچہ پہلے بیان ہو چکے ہیں مگر عمر کے تعلق میں نظر کے تقاضے بدلتے رہتے ہیں۔ بچے کی نظر کے تقاضے اور ہیں جوان کی نظر کے تقاضے اور ہیں' بڈھے کی نظر کے تقاضے اور ہیں تو جو پانچ سو احکامات ہیں انہوں نے گھیرا ڈالا ہوا ہے پھر "اور ہریک مرتبہ فہم" اب ہر شخص کا دماغ الگ الگ ہے اور وہ اپنے دماغ کی حالت کے مطابق محاسبے کے لائق ٹھہرایا جائے گا۔ چنانچہ جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان کے آگے یہی مضمون بیان ہوا ہے' کسی نفس پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالا جائے گا۔(-) تو حضرت مسیح موعود نے اس چیز کو بھی نہیں چھوڑا۔

"ہریک مرتبۂ فہم" ایک بے چارہ پاگل سا آدمی ہے مگر کچھ نہ کچھ فہم رکھتا ہے۔ جتنا فہم رکھے گا اس کا محاسبہ اسی کے مطابق ہو گا اس کے فہم سے بڑھ کر نہیں ہو گا اور اس کے فہم کے مطابق بھی قرآن کے احکامات ہیں جتنی اس کو ہوش ہے اس حد تک وہ جوابدہ ہے اس سے زیادہ نہیں۔ "اور ہر مرتبہ فطرت" اب فطرت تو ایک ہی ہے تمام بنی نوع انسان کی ایک ہی فطرت ہے مگر چونکہ فطرت کے تقاضے تبدیل کر دیئے جاتے ہیں ماں باپ کی طرف سے' معاشرے کی طرف سے فابواہ یھودانہ کا مضمون ہے' اس لئے کوئی کہہ سکتا ہے فطرت تو ایک ہی ہے۔ مگر فطرت کو بیرونی اثرات تبدیل کرتے رہتے ہیں اس لئے ہم بعض لوگوں کے متعلق کہتے ہیں بڑا بد فطرت ہے حالانکہ **بد فطرت تو کوئی بھی نہیں سب اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی فطرت ہے جو اللہ تعالیٰ کی صفات کے اوپر بنائی گئی ہے مگر اگر اس فطرت کو بد بنا دیا جائے تو اس کی عادات یوں لگتا ہے جیسے اس کی فطرت کی آواز ہے۔** جب کہتے ہیں بڑا بد ذات ہے تو اس سے عام ذات مراد نہیں ہوتی یہی فطرت کے تقاضے مراد ہیں کہ اس نے فطرت کو اتنا گندہ کر لیا ہے کہ کمینی ذات بن گئی ہے اس کی۔ تو حضرت مسیح موعود (-) اس طرف بھی نظر رکھ رہے ہیں اور فرما رہے ہیں "ہر مرتبۂ فطرت"

"اور ہر مرتبہ سلوک" سلوک اس رستے کو کہتے ہیں جو خدا کی راہ میں اختیار کیا جاتا ہے اور ہر ایک سلوک اگرچہ خدا ہی کی طرف لے کے جاتا ہے مگر چلنے والے کا فرق ہے۔ چلنے والے کے قدم خدا کی راہ میں بعینہٖ یکساں نہیں اٹھتے اس کے بھی مرتبے الگ الگ ہیں۔ ایک دیکھیں صراط مستقیم میں سب سے آگے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ چل رہے ہیں۔ آپؐ کے پیچھے اتنا لمبا جلوس ہے کہ ارب ہا ارب انسان پیچھے چل رہے ہیں اور ہر چلنے والا اگرچہ پیروی رسول اللہ ﷺ کی کر رہا ہے مگر اس کا مرتبۂ سلوک الگ ہے اور اس کے درمیان لامتناہی مراتب پھیلے ہوئے ہیں۔ فرمایا سلوک سے یہ نہ سمجھو کہ تم رسول اللہ ﷺ کی پیروی کر رہے ہو اگر غور کرو گے تو اس پیروی میں بے انتہا گنجائش ملے گی اور جتنی زیادہ گنجائش پاؤ گے اتنا ہی تمہارا مرتبہ اور تمہارا درجہ بلند تر ہوتا چلا جائے گا۔

اور پھر "مرتبۂ انفراد اور اجتماع" یعنی انفرادی طور پر کچھ تقاضے ہیں کچھ قومی طور پر تقاضے ہیں۔ اب جماعت احمدیہ اس کو اچھی طرح سمجھتی ہے کہ **ساری دنیا میں جماعت ایک مٹھی کی طرح اکٹھی ہو چکی ہے لیکن اس اجتماعیت کے کچھ تقاضے ہیں جو ہمیں پورے کرنے ہیں** اور کچھ فرداً فرداً ہر ایک کے اپنے تقاضے ہیں۔ تو خلاصہ آخر پہ یہی نکلا کہ مرتبہ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے۔ اب جس کو ہم پابندی سمجھ رہے تھے کہ یہ نہ کرو' یہ کرو۔ وہ دراصل ان تمام حالتوں کے لئے ایک روحانی دعوت ہے جس کو کھائے بغیر یہ حالتیں ترقی نہیں کر سکتیں بلکہ زندہ نہیں رہ سکتیں' نور کی بجائے اندھیرے میں داخل ہو جائیں گے۔ پس احکام الٰہی کی تفصیل سن کر یا اس کی تعداد کا ذکر سن کر جو دل میں ہول اٹھتا ہے کہ ہم کیسے کریں گے حضرت مسیح موعود (-) تو اس میں لذت پا رہے ہیں۔ کہتے ہیں بڑا زبردست دستر خوان بچھایا گیا ہے اور جس پلیٹ سے کھائیں گے ہمارے اعضاء' ہماری صلاحیتوں کے کسی نہ کسی حصے کو وہ کھانا فائدہ پہنچائے گا۔ اس لحاظ سے فرماتے ہیں دعوت تمہاری کی ہے تو اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ اب کھانے کی خواہش تو ہر ایک دل میں ہوتی ہے مگر اعمال کو شریعت کے مطابق بجالانے سے ڈر لگتا ہے۔ لیکن جیسے ہر کھانا کوئی نہ کوئی تاثیر کسی نہ کسی حصہ جسم پر رکھتا ہے بعض کھانوں کی تاثیر آنکھ پر پڑتی ہے بعض کی ناک پر بعض کی اور صلاحیتوں پر۔ اس لئے کسی ایک کھانے سے ساری انسانی ضرورتیں پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے اگر یہ خیال کر لو کہ ہم نماز پڑھ رہے ہیں بہت کافی ہے' لیکن نماز کے اندر بھی تو بے شمار مضامین ہیں' یا ہم سچ بولتے ہیں تو بہت کافی ہے۔ اتنی تفصیل سے یہ کھانے تیار کئے گئے ہیں اور اتنی حکمت سے کہ ہر ایک کی ایک تاثیر ہے اور ہر تاثیر کسی نہ کسی حصہ بدن یا حصہ روح پر پڑ رہی ہے۔

فرماتے ہیں سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ **"جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت میں مؤاخذہ کے لائق ہو گا۔"** یحاسبکم بہ اللہ کا یہ مضمون ہے کہ وہ مالک تھا جس نے ساری صلاحیتیں عطا کیں اس نے ہر ایک کا حساب لینا ہے۔ فرمایا "عدالت میں مؤاخذہ کے لائق ہو گا" اب مؤاخذہ کے لائق تو ہو گا مگر مواخذہ کیا جائے گا کہ نہیں کیا جائے گا۔ اس کا جواب اللہ بیان فرما چکا ہے۔ (جس کو چاہے گا بخش دے گا جس کو چاہے گا عذاب دے گا) پس اگر کوئی انسان بے باکی اور جرأت سے کسی حکم کو ٹالتا ہے تو بعید نہیں کہ اللہ اس کا مؤاخذہ فرمائے۔ اور اگر کمزوری کی وجہ سے کسی حکم کو ٹالتا ہے تو اس کا نقصان تو اس حصہ بدن کو ضرور پہنچے گا یا اس حصہ روح کو ضرور پہنچے گا جس کی تقویت کے لئے غذا مقرر کی گئی تھی یہ ایک طبعی نتیجہ ہے جو لازماً خود بخود نکلے گا۔

اس لئے یہ خیال دل میں نہ لاؤ کہ مغفرت کا یہ مطلب ہے کہ اس کی ہمیں ضرورت نہیں۔ مغفرت کا اور مطلب ہے اور ضرورت کا اور مطلب ہے۔ اب ایک شخص کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے جس کی بہت سی وجوہات ہیں اس کو چھوڑ دیں' اس کے نتیجے میں وہ عام کھانا کھا رہا ہے مگر اس کی ایک ٹانگ سوکھ گئی ہے جس کا مطلب ہے ٹانگ کے لئے جو غذا مقرر تھی وہ اسے نہیں پہنچ رہی۔ تو جس کی ٹانگ بے چارے کی سوکھ جائے اب اس کو سوٹیاں تو نہیں مارتے اگر اس کا قصور نہ ہو۔ مگر یہ نہیں کہہ سکتے اس کا نقصان کوئی نہیں۔ جو غذا نہیں پہنچے گی اس کا نقصان ضرور ہو گا۔ پس حضرت مسیح موعود (-) یہاں فرما رہے ہیں لائق مواخذہ ہوتا ہے۔ مؤاخذہ کس نتیجے پر پہنچے گا یہ اللہ جانتا ہے۔ لیکن اس کے مؤاخذہ کا یہ مطلب نہیں کہ اگر بخش دیا جائے تو ٹانگ کی کمزوری دور ہو جائے گی۔ اگر بخش دیا جائے تو مطلب یہ ہے کہ وہ نہیں دوڑ سکا' لنگڑا بے چارہ' اس لئے دوڑ میں شامل ہوا مگر تھوڑا چلا۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے مغفرت کا سلوک فرمائے گا اور اس کا امتحان تھوڑے عرصے میں مکمل ہو جائے گا۔ جیسے بچوں کی ریس (Race) ہوا کرتی ہے بڑوں کے ساتھ تو بچوں کے لئے پہلے منزل لگا دیا کرتے ہیں بڑوں کے لئے آگے لگا دیتے ہیں۔ Handicap جو ہیں ان کے نشان الگ الگ لگتے ہیں۔ تو یہ مضمون ہے کہ خدا تعالیٰ نے Handicap کا بھی خیال رکھا ہوا ہے۔ مگر ان Handicap کا جو ذمہ دار نہیں ہیں جنہوں نے بالارادہ شرارت کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راہ سے نعمتوں کا انکار نہیں کیا(-) ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے گا۔(-) اور جنہوں نے جان بوجھ کر نعمت کا انکار کیا اور اس کے نتیجے میں ان کے اعضاء سوکھے ہیں تو اس کی ساری ذمہ داری ان پر پڑے گی اور پھر وہ عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے۔

"اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جُوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہو گا" مسکینی کے ساتھ قرآن کریم کا جُوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ اس کا مطلب یہ ہے کہ سارے قرآن کا بار تمہاری گردن پر آنا چاہئے جیسے بیلوں پر جُوا ڈالا جاتا ہے تو جس چیز کو وہ کھینچتے ہیں تمام تر بوجھ انہی پر پڑتا ہے تو مسکینی کے ساتھ جیسے بیل اپنی گردن آگے رکھ دیتا ہے اور اس پر جُوا ڈال دیا جاتا ہے۔ پھر بیل بیل کی الگ الگ حالت ہوتی ہے کچھ بے چارے کمزور ہوتے ہیں وہ تھوڑا تھوڑا چلتے ہیں لیکن سارا بوجھ ضرور اٹھاتے ہیں یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی بوجھ کوئی اور اٹھالے۔ اپنی گاڑی خود ہی کھینچنی پڑتی ہے' کچھ بیل جو قوی ہیں بڑی قوت کے ساتھ تیز دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ آدھا جُوا اٹھاؤ۔ آدھے جُوا کا کوئی تصور ہی نہیں ہے۔ **پس اپنی گردنیں مسکینی کے ساتھ آگے کردو اور سارا بارِ شریعت اٹھانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کردو پھر جو کمزوریاں ہیں ان پر اللہ نظر فرمائے گا** اور جس کمزوری سے صرفِ نظر فرمانا چاہے یا بخشش فرمانا چاہے وہ مَن یشاء جس کی کمزوری چاہے دور فرمائے گا یا اس سے رحمت کا سلوک فرمائے گا۔ "دین العجائز اختیار کرو" دین العجائز کیا ہوتا ہے۔ عجائز بڑی بوڑھیوں کو کہتے ہیں ایسی بڑی بوڑھیاں جو ہمارے معاشرے میں اس طرح ملتی ہیں کہ وہ سادہ دل ہوتی ہیں اور ان کے اندر کوئی شر نہیں ہوتا جو کام کہا جائے سو بسم اللہ کہہ کے اس پہ چل پڑتی ہیں۔ ایسی بڑی بوڑھیوں کا زمانہ میرا خیال ہے بہت پہلے گزر چکا ہے اب کم کم دکھائی دیتی ہیں۔ آج کل تو جتنی بوڑھیاں ہیں اتنی شریر اور وہ فساد کا سوچتی رہتی ہیں' مگر پھر بھی ملتی ہیں غریبوں میں ملتی ہیں' سادہ لوح لوگوں میں ملتی ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود(-) آپ کو ان کی مثال دکھا رہے ہیں کہ اپنے نفس کے لئے بڑی بوڑھیوں کو جن کو عجائز کہا جاتا ہے ان کا دین اختیار کرو۔ ان کا دین سیدھا سادا یہی ہے کوئی بات کہیں ان سے بی بی مائی! یہ کام کرو اچھی چیز ہے' بہت اچھا جی اب یہی کروں گی۔ سیدھا اعتبار کرتی ہیں۔ اب لوگوں کا اعتبار جو کرتی ہیں وہ دھوکے میں بھی آسکتی ہیں لوگ دھوکے باز ہیں مگر اللہ تو دھوکہ باز نہیں۔ جب اللہ کہے کہ یہ کام کرو تو عجائز سے ان کا یہ سلیقہ سیکھو کہ وہ اپنا سرِ تسلیم خم کردیتی ہیں بڑی سادگی کے ساتھ' بڑی پاکیزگی کے ساتھ۔ ان کے ساتھ تو شرارت ہو سکتی ہے مگر تمہارے ساتھ شرارت نہیں ہو سکتی کیونکہ حکم دینے والا اللہ ہے جو رب العالمین ہے' جو تمام ہدایت کا منبع ہے۔ پس اس پہلو سے فرمایا کہ دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جُوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ مسکینی کی حالت میں۔ "کہ شریر ہلاک ہو گا" اب لمبے فقرے کو چھوٹا کردیا ہے۔ یاد رکھنا مسکینی میں بھی کوئی شرارت نہ ہو' شریر ہلاک ہو گا۔ تمہاری مسکینیاں لوگوں کے سامنے تو ہو سکتی ہیں یعنی جھوٹی مسکینیاں لیکن اللہ کے سامنے نہیں ہو سکتیں اس لئے تمہاری مسکینی میں بھی اگر خدا شر کا پہلو دیکھے گا تو تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ "اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔" اصل چیز سرکشی ہے۔ دعا کے ذریعہ مدد مانگنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کی سرکشی سے نجات بخشے۔ جب انسان سر خدا کے سامنے اٹھاتا ہے یا کسی نیک کام کے مقابل پر کوئی باغیانہ رویہ اختیار کرتا ہے تو اسے سرکشی کہتے ہیں اور یہ روزمرہ کی باتیں ہیں اس کو زیادہ تفصیل میں بیان کرنے کی ضرورت نہیں' آپ سب جانتے ہیں کہ جب تک مرضی کے مطابق باتیں ہوتی رہیں انسان مسکینی کی حالت میں دکھائی دیتا ہے جہاں مرضی کے خلاف حکم ہوا وہیں سر اٹھا۔ ہم نہیں جانتے ایسے نظام کو' ہم نہیں جانتے کس کا حکم ہے۔ کون ہم پر حکومت کرسکتا ہے۔ ہم کریں گے اپنے اوپر حکومت۔ حالانکہ یہ بھول جاتے ہیں کہ وہ قرآن کریم کے پانچ سو احکامات میں سے ہی ایک حکم تھا۔ اب اس میں کہنے والے کی ملکیت نہیں بلکہ جس نے یعنی خدا تعالیٰ نے اسے فرمایا یا خدا تعالیٰ کے حکم کی خاطر وہ آگے اس نے دوسرے کو بظاہر حکم دیا ہے یا منت سماجت کی ہے یا پھر درخواست کی ہے جو کچھ بھی کہہ لیں اس کا انکار کرنے والا اس شخص کا انکار نہیں کرتا بلکہ اس اللہ کا انکار کرتا ہے جو مالک ہے۔ اور دیکھنا صرف یہ

چاہئے کہ یہ حکم اپنی ذات میں ان پانچ سو میں داخل ہے کہ نہیں ہے۔ بڑی آسان پہچان ہے' ہر فطرت جانتی ہے' ہر انسان کی فطرت جانتی ہے کہ یہ احکامات پانچ سو احکامات میں داخل ہیں کہ نہیں کیونکہ خدا کی طرف سے جو بھی حکم آئے گا وہ اچھا ہو گا اپنے فائدے میں ہو گا۔ تو عجیب احمق لوگ ہیں کہ اپنے فائدے کی بات جب مرضی کے خلاف پاتے ہیں اور شر میں فائدہ دیکھتے ہیں خیر میں نہیں تو سر اٹھا لیتے ہیں۔ یہ ان کے لئے حکم ہے کہ یاد رکھو شریر ہلاک کیا جائے گا۔ اپنے شر پر نظر رکھنا' اگر شر ہے تو لازماً تمہیں جہنم کے گڑھے میں دھکیل دے گا۔

فرمایا۔ **"دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو"** یہی بات ہے جو میں ابھی بیان کرچکا ہوں کہ دنیا کی خوشحالی جس حکم سے تعلق رکھتی ہو اگر صرف اسی کو مانو گے اور بسا اوقات لوگ ایسا ہی حکم مانتے ہیں جو ان کی دنیا کی خوشحالی کے لئے مفید ہو دوسرے حکموں کو رد کردیتے ہیں۔ تو فرمایا "دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو" اب ایک نمازی بظاہر نمازیں پڑھ رہا ہے جیسا کہ میں نے کہا تھا نماز کے اندر ساری نیکیاں آجاتی ہیں مگر اگر عبادت کا منشاء یہ ہو کہ ہم ہی حاصل کرتے رہیں اللہ سے اور دنیا کی خوشحالیاں نصیب ہوں تو ساری عبادت ہی ضائع جائے گی اس کا کوڑی کا بھی فائدہ نہیں پہنچے گا۔

"ایسے خیال کے لئے گڑھا درپیش ہے۔" یعنی اس نے غرق ہونا ہی ہونا ہے جو یہ خیال لے کے آگے بڑھتا ہے کہ میں وہی مانوں گا جس کو میں اپنے فائدے میں سمجھوں گا اور وہ دنیا کی خوشحالی ہو گی تو فرمایا ایسے شخص کو چھوڑا نہیں جائے گا چلتے چلتے ایک دم دھڑام سے ایک گڑھے میں جا پڑے گا اور وہی ابتلاء کا گڑھا ہوا کرتا ہے۔ کسی کے لئے آج درپیش ہوا کسی کے لئے کل ہو گا۔ غرضیکہ تمام نظام جماعت پر نظر ڈال کر آپ دیکھ لیں ایسے شخص کسی نہ کسی جگہ گڑھے میں غرق ہو جاتے ہیں پھر وہ کاٹے جاتے ہیں اور وہی گڑھا جہنم کا گڑھا بنتا ہے۔

"بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔" جو خالق ہے اس نے تمہیں بنایا اس طرز پر ہے کہ پرستش اس بنانے والے کا حق بن جاتا ہے۔ ہر چیز جو انسان بناتا ہے اس پر وہ حق رکھتا ہے۔ ایک کمپیوٹر بنانے والا کمپیوٹر پر ایک حق رکھتا ہے اور اگر وہ ٹھیک بنائے تو لازماً حکم مانے گا اس کا۔ ایک ہوائی جہاز بنانے والا' ایک بہت عظیم پل بنانے والا' ایک مینار بنانے والا جب بھی بناتا ہے تو اس عمارت یا اس مشین یا اس جہاز وغیرہ کی ایک ایک کل اس کے تابع فرمان ہوتی ہے۔ جہاں اطاعت سے منہ موڑے گی وہاں اپنی ہلاکت کے سامان [illegible]ے گی۔ بعض دفعہ بہت بڑے بڑے خطرناک حادثے ہوتے ہیں اور خوب چھان بین کے بعد پتہ چلتا ہے کہ ایک چھوٹا سا پرزہ اپنی جگہ سے ہل گیا تھا تو دیکھیں پانچ سو احکامات کی اہمیت کتنی ہے۔

اور یہ بھی فرمایا کہ ہر خالق اپنے مخلوق پر حق رکھتا ہے اور اس حق کی خاطر اس کی پرستش کرو کیونکہ اگر حق سے روگردانی ہوئی تو ہو سکتا ہے چھوٹی سے چھوٹی روگردانی کے نتیجے میں بھی تم ایک ہولناک حادثے کا شکار ہو جاؤ اور اس مضمون پر باریک نظر نہ رکھنے کے نتیجے میں بہت بڑے بڑے لوگوں کو دیکھا گیا ہے جن کی ساری عمر بظاہر نیکی کی کمائی میں خرچ ہو گئی آخر بد انجام کو پہنچے۔ تو حضرت مسیح موعود(-) نے تو راہ کی ہر چیز دکھادی۔ ایک ایک قدم' ایک ایک ٹھوکر کی نشان دہی فرمادی ہے۔ ہر چیز پر اتنی روشنی ڈالی ہے کہ اس کے بعد اگر ہم اس سے فائدہ نہ اٹھائیں تو بڑی بدقسمتی ہو گی۔ **"پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہئے کہ پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جاوے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوب حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کم تر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔"**

پس اس مضمون کو (جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے عذاب دے) پر جا کر حضرت مسیح موعود(-) نے ختم فرمادیا۔ من یشاء میں راضی ہونا ہے باقی بحثوں کو چھوڑ دو۔ یشاء کا مطلب ہے جسے چاہے جس کے لئے راضی ہو جائے۔ فرمایا تم رضا پر نظر رکھو۔ یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھو کہ اللہ کے پیار اور رضا کی نظر تم پر پڑتی ہے اگر وہ تم سے خوش ہے اور تم ہمیشہ اس کو خوش رکھنے کی کوشش کر رہے ہو تو پھر تمہیں کوئی خطرہ نہیں۔ ایک انسان بھی جس سے خوش ہو اس کی بہت سی کمزوریوں سے صرفِ نظر کرتا ہے اور بالآخر نتیجہ اس کے حق میں ہی نکالتا ہے مائیں اپنے بچوں سے خوش ہوں تو یہی کام کرتی ہیں حالانکہ دوسروں کو ان میں لاکھ عیوب دکھائی دیں اصل چیز خوشی ہے۔ اللہ خوش تو یغفر لمن یشاء کا مضمون' اللہ ناراض تو یعذب من یشاء کا مضمون۔

تو بہت مشکل رستہ دکھا کر' پانچ سو احکام کی باتیں فرما کر اور پیچ در پیچ راہوں سے گزار کر آخر پر پھر مضمون کو کتنا آسان کر دیا۔ فرمایا سیدھی بات تو یہی کہ سب کچھ رضائے باری تعالیٰ کی خاطر ہو۔ تم یہ دیکھو کہ تمہارے اعمال سے اللہ ناراض نہ ہو۔ اور اس بات کا خیال ہمیشہ' ہر لمحہ دل میں جاگزیں رہے کہ خدا کے پیار کی نظریں تم پر پڑتی ہوں۔ اگر اللہ راضی تو سب کچھ راضی' سب جگ راضی' ساری زندگی اپنے اعلیٰ مقصد کو پہنچ گئی۔ اگر اللہ ناراض کر لیا تو پھر فرمایا اس سے کم تر خیال ہی وہ ٹھوکر کی جگہ ہے یعنی جن ٹھوکروں کا ذکر فرمایا گیا ہے وہ کم تر خیال ہے یعنی اللہ کو راضی کرنے سے کم تر خیال کہ پوری طرح راضی نہ بھی ہو تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ کم تر خیال جو ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے اس سے تمہیں ضرور ٹھوکر ملے گی۔

حضرت مسیح موعود (۔) آگے فرماتے ہیں۔ یہ روحانی خزائن' ازالہ اوہام جلد 3 صفحہ 548 سے یہ عبارت لی گئی ہے۔ فرمایا یہ سب چیزیں کیسے حاصل ہوں گی ان چیزوں میں حضرت مسیح موعود (۔) کی دعائیں ہمارے شامل حال ہیں اور یاد رکھیں ہم دعاؤں کی ہواؤں کے رخ پر چل رہے ہیں اس لئے اگر پھر بھی ہم نے ٹھوکر کھائی تو وہ حالات جو ہمارے لئے سازگار کئے گئے ہیں ان کے مخالف چل کر ٹھوکر کھائیں گے۔ فرماتے ہیں میں تو ہمیشہ دعا کرتا ہوں مگر تم لوگوں کو بھی چاہئے کہ ہمیشہ دعا میں لگے رہو کیونکہ سب فیصلے آسمان سے ہوتے ہیں۔ رضا بھی آسمان سے ہی اترتی ہے۔ اگر ہم دعاؤں سے کام نہیں لیں گے اور اس کی طرف توجہ نہیں کریں گے تو پھر کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ نمازیں پڑھو اور توبہ کرتے رہو جب یہ حالت ہو گی تو اللہ تعالیٰ حفاظت کرے گا۔

اب یاد رکھو کہ ہماری حفاظت کا سامان' ہمارے گھر کی حفاظت کا سامان اس بات سے وابستہ نہیں کہ ہم میں سے ہر ایک اس معیار کو پہنچ جائے کہ اللہ تعالیٰ اسے بچا لے۔ ایک خاندان میں بے شمار لوگ ہوتے ہیں کمزور بھی طاقتور بھی مگر اللہ تعالیٰ کے احسان کا سلوک کتنا عظیم ہے کہ حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں' اگر سارے گھر میں ایک شخص بھی ایسا ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کے باعث سے دوسروں کی بھی حفاظت کرے گا۔ پس آپ کے گھر کی حفاظت کا سامان کتنا آسان ہو گیا ہے۔ پہلے یہ خیال ہو سکتا تھا کہ ہم میں سے ہر ایک اگر پوری طرح حفاظت کا حقدار نہ بنے گا تو مشکل اور تکلیف کے وقت برباد ہو سکتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نظر رکھتا ہے اور اس نظر میں ایک بات شامل ہے جو یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اگر اپنے گھر کی حفاظت چاہتے ہیں اور پھر کمزوریاں ہیں تو پھر آپ کی وجہ سے وہ گھر بچایا جا سکتا ہے اور اگر کمزوریوں میں بے اختیاریاں ہیں اور بغاوت نہیں ہے تو پھر بچایا جائے گا۔ یہ ساری باتیں حضرت مسیح موعود (۔) کے کلام میں مضمر ہیں۔ مگر قرآن کریم کے وسیع مطالعہ سے نظر آنے لگ جاتی ہیں کہ یہ باتیں شامل حال ہیں۔

اب وہ عذاب جس نے نوحؑ کی قوم کو برباد کیا تھا حضرت نوحؑ کا بیٹا بھی اس میں ہلاک ہوا ہے تو کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت نوحؑ کی نیکیوں نے بیٹے کو کیوں نہ بچایا ان سب میں کمزوریاں تھیں اور جس کو نہیں بچایا اس میں باغیانہ حالت تھی اور باغیانہ حالت کے متعلق پہلے ذکر گزر چکا ہے کہ اس کو خدا قبول نہیں کرتا۔ پس تمام گھر والے جن کی آپ تربیت اس رنگ میں کر رہے ہوں کہ باوجود کمزوریوں کے ان میں باغیانہ حالت نہ ہو تمام ایسے گھر والے آپ کی وجہ سے بچائے جائیں گے۔ اب چونکہ وقت ہو گیا ہے اور آگے میں نے سفر بھی کرنا ہے باقی باتیں پھر انشاء اللہ۔

قیصر محمود

نخوت بری بلا ہے

تکبر کے بارہ میں حضرت مسیح موعود کے ارشادات

تکبر کیا ہے

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا۔
"جس کے دل میں ذرہ برابر (بعض روایات میں رائی کے دانے کے برابر) بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا ایک شخص نے سوال کیا کہ آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں۔ اس کا جوتا اچھا ہو تو کیا یہ بھی تکبر ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ خود صاحبِ جمال ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے تکبر تو یہ ہے کہ آدمی حق کا انکار کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔"
(مشکوٰۃ المصابیح)

تکبر کی اقسام حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں تکبر کی بہت سی شکلیں ہیں۔ مثلاً (1) علمی تکبر (2) مالی تکبر (3) خاندانی تکبر (4) حسن و جمال کا تکبر (5) قوت جسمانی کا تکبر۔

علمی تکبر علمی تکبر کے متعلق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔
"علماء علم کے رنگ میں اسے ظاہر کرتے ہیں اور علمی طور پر نکتہ چینی کر کے اپنے بھائی کو گرانا چاہتے ہیں غرض کسی نہ کسی طرح عیب چینی کر کے اپنے بھائی کو ذلیل کرنا اور نقصان پہنچانا چاہتے ہیں رات دن اس کے عیبوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔
(ملفوظات جلد نمبر 4 ص 211)

ایک اور جگہ پر فرماتے ہیں۔
"ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دے دے۔"
(نزول المسیح ص 26)

خاندانی تکبر ذاتی' خاندانی اور حسب و نسب کے تکبر کے متعلق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔
"میں یقیناً جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے قرب سے زیادہ دور پھینکنے والی اور حقیقی نیکی کی طرف سے روکنے والی بڑی بات یہی ذات کا گھمنڈ ہے کیونکہ اس سے تکبر پیدا ہوتا ہے اور تکبر ایسی شے ہے کہ محروم کر دیتا ہے علاوہ ازیں وہ اپنا سارا سہارا اپنی غلط فہمی سے اپنی ذات پر سمجھتا ہے کہ میں گیلانی ہوں یا فلاں سید ہوں حالانکہ وہ نہیں سمجھتا کہ یہ چیزیں وہاں کام نہیں آئیں گی۔ ذات اور قوم کی بات تو مرنے کے ساتھ ہی الگ ہو جاتی ہے۔"
(ملفوظات جلد نمبر 4 ص 146)

مالی تکبر مالی تکبر کے متعلق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔
"ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔
(نزول المسیح ص 26)

حسن و جمال کا تکبر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔
"ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے۔"
(نزول المسیح ص 26)

تکبر کے نقصانات حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں تکبر کے بہت سے نقصانات ہیں آپ فرماتے ہیں۔
(1) متکبر خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ (ملفوظات جلد نمبر 3 ص 315)
(2) تکبر کرنے والا صادق کو شناخت نہیں کر پاتا (ملفوظات جلد نمبر 3 ص 8)
(3) متکبر دوسروں کا حقیقی ہمدرد نہیں ہو سکتا۔ (ملفوظات جلد نمبر 3 ص 592)
(4) متکبر انسان تمام نیکیوں سے محروم ہو جاتا ہے (ملفوظات جلد نمبر 3 ص 614)
(5) تکبر سے کئی سالوں کے عمل ضائع ہو جاتے ہیں۔ (ملفوظات جلد نمبر 6 ص 57)

پاک ہونے کا عمدہ طریق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔
"میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں اس سے بہتر کوئی اور طریق مل سکے کہ انسان کسی قسم کا تکبر اور فخر نہ کرے۔
(ملفوظات جلد نمبر 4 ص 213)

جماعت کو نصائح حضرت مسیح موعود فرماتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔

"میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔"

حضرت مسیح موعود براہین احمدیہ میں فرماتے ہیں۔

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو
بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں
چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے
ہو جاؤ خاک مرضیٔ مولیٰ اسی میں ہے

(براہین احمدیہ حصہ پنجم (نصرۃ الحق) ص 8،9)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس خطرناک بیماری سے ہمیشہ بچائے رکھے اور اگر ہم اپنے کسی بھائی میں کوئی برائی یا خامی یا کمی دیکھیں تو اس کے لئے دعا کریں ہمیں چاہئے کہ ہر وقت تکبر سے بچتے رہیں اور ہم جتنی بھی نیکیاں کر لیں اگر ہمارے وجود میں تکبر ہو گا تو ہم کسی صورت میں بھی خدا تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکیں گے جیسے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

تکبر سے نہیں ملتا وہ دلدار
ملے جو خاک میں اس کو ملے یار

☆......☆......☆......☆

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 22- جون 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کارنر- چلڈرن ورکشاپ نمبر4
1-15 رات-درس القرآن(1997ء)
2-45 رات-ایم ٹی اے ورائٹی- ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی
3-30 رات-چینی زبان سیکھئے
4-35 صبح- چلڈرنز کارنر- چلڈرنز ورکشاپ نمبر4
5-10 صبح-لقاء مع العرب
6-15 صبح-ایم ٹی اے-امریکہ-حق کے متلاشی
7-20 صبح-اردو کلاس
8-25 صبح-چینی زبان سیکھئے۔
10-45 صبح-انگریزی دان دوستوں سے ملاقات
11-20 دوپہر-درس القرآن
1-00 دوپہر-لقاء مع العرب
2-05 دوپہر-اردو کلاس
3-10 دوپہر-سپورٹس رنگ فائل
4-35 دوپہر-نارویجین زبان سیکھئے
7-05 شام-ہومیو پیتھی کلاس
8-05 رات-لقاء مع العرب
10-25 رات-اردو کلاس

منگل 23- جون 1998ء

12-30 رات-چلڈرنز کارنر-ملاقات
1-05 رات-روحانی خزائن
1-30 رات-ایم ٹی اے ورائٹی-حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ کے بارے میں گفتگو
1-55 رات-ہومیو پیتھی کلاس
2-55 رات-نارویجین زبان سیکھئے
3-25 ایم ٹی اے ورائٹی- تقریری مقابلہ
4-45 صبح-چلڈرنز کارنر-ملاقات
5-15 صبح-لقاء مع العرب
6-20 صبح-سپورٹس-رنگ فائل
6-50 اردو کلاس
7-55 صبح-نارویجین زبان سیکھئے
8-25 صبح-ایم ٹی اے ورائٹی- تقریر
9-00 صبح-ہومیو پیتھی کلاس
10-50 صبح-چلڈرنز کارنر-ملاقات
11-20 دوپہر- پشتو پروگرام- حضرت صاحب کے خطبہ کا ترجمہ
12-30 دوپہر-روحانی خزائن
12-50 دوپہر-لقاء مع العرب
2-05 دوپہر-اردو کلاس
3-10 دوپہر-طبی معاملات
4-35 سہ پہر-فرنچ زبان سیکھئے
7-15 شام-ترجمۃ القرآن کلاس
8-20 رات-لقاء مع العرب
10-30 رات-اردو کلاس

بدھ 24- جون 1998ء

12-35 رات-چلڈرنز کارنر-آیئے نماز سیکھیں از امام صاحب
1-00 رات- ایم ٹی اے ورائٹی- رفقاء حضرت مسیح موعود کی سیرۃ و سوانح
1-35 رات- اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات
2-00 رات-ترجمۃ القرآن کلاس
3-05 رات-فرنچ زبان سیکھئے
3-40 رات-حکایات شیریں
4-45 صبح-چلڈرنز کارنر-آیئے نماز سیکھیں
5-15 صبح-لقاء مع العرب
6-15 صبح-طبی معاملات
6-55 صبح-اردو کلاس
8-00 فرنچ زبان سیکھئے
8-35 صبح-حکایات شیریں
8-50 صبح-ترجمۃ القرآن کلاس
10-45 صبح-چلڈرنز کارنر-آیئے نماز سیکھیں
12-10 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات
12-35 دوپہر-ایم ٹی اے ورائٹی- تقریر
1-10 دوپہر-لقاء مع العرب
2-10 دوپہر-اردو کلاس
3-15 دوپہر-ایم ٹی اے ورائٹی-میزبان مسعود احمد خان صاحب
4-35 دوپہر-ٹرکش زبان سیکھئے
7-05 رات-ترجمۃ القرآن کلاس
8-10 لقاء مع العرب
9-20 رات- فرنچ پروگرام- چلڈرن کلاس- بیلجیئم سے
10-30 رات-اردو کلاس

جمعرات 25- جون 1998ء

12-35 رات-چلڈرنز کلاس-ملاقات
1-05 رات-المائدہ
1-20 رات-ایم ٹی اے لائف سٹائل-پیرہن
1-55 رات-ترجمۃ القرآن کلاس
3-00 رات-ٹرکش زبان سیکھئے
3-30 رات-ایم ٹی اے ورائٹی-حیدر علی ظفر صاحب کی تقریر
4-30 صبح-چلڈرنز کارنر-ملاقات
5-00 صبح-لقاء مع العرب
6-45 صبح-اردو کلاس
7-55 صبح-ترکش زبان سیکھئے
8-25 صبح-ایم ٹی اے ورائٹی- مسعود احمد خان دہلوی
8-50 صبح-ترجمۃ القرآن کلاس
10-30 صبح-چلڈرنز کارنر ملاقات
11-00 دوپہر- سندھی پروگرام- خطبہ جمعہ 29-3-96
12-15 دوپہر-ایم ٹی اے لائف سٹائل-پیرہن
12-45 دوپہر-لقاء مع العرب
1-50 دوپہر-اردو کلاس
3-05 دوپہر-تاریخ احمدیت-کوئز پروگرام
3-40 دوپہر-درثمین کی نظموں کا صحیح تلفظ
4-35 دوپہر-ڈچ زبان سیکھئے
7-20 شام-ہومیو پیتھی کلاس
8-25 رات-لقاء مع العرب
10-30 رات-اردو کلاس

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے ایک ہزار سے زائد مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوشخبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پاسکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جاسکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جاسکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ :20 جون-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 31 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 44 درجے سنٹی گریڈ

22جون غروب آفتاب	7-20
23جون طلوع آفتاب	5-01

عالمی خبریں

امریکی صدر کے ترجمان نے کہا ہے کہ کسی بھی ملک کے خلاف جنگ کی صورت میں ایٹمی اسلحہ پہلے استعمال نہ کرنے کا ہم ہرگز وعدہ نہیں کرتے۔ ایٹمی ہتھیار پہلے استعمال نہ کرنے کا معاہدہ ہماری پالیسی کے خلاف ہے۔

حکومت چین نے کہا ہے کہ ہم ایک دوسرے کو ایٹمی ٹارگٹ نہ بنانے کا معاہدہ پہلے چاہتے ہیں۔ ہم نے ایٹمی اسلحہ اور میزائل بنانے کی ٹیکنالوجی برآمد نہیں کی۔

روزنامہ ٹائمز کی ایک رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ اسرائیل نے پاکستان اور ایران کی ایٹمی تنصیبات کو نشانہ بنانے کے لئے سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔

امریکہ نے بھارت پر بھی اقتصادی پابندیاں لگانے کا اعلان کیا ہے۔ اس سے بھارت کو اڑھائی ارب ڈالر سالانہ کے قرضے نہیں ملیں گے۔ پابندیاں ایک دو روز میں نافذ ہوں گی۔ بھارت کو امریکہ سے دفاعی سامان اور مالی امداد حاصل نہیں ہو سکے گی۔

بھارت نے کہا ہے کہ پاکستان اور ہم پر امریکی پابندیاں افسوسناک ہیں۔ امریکہ نے سخت قدم اٹھایا ہے لیکن پابندیاں ہمارے لئے مفید ثابت ہوں گی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ کالاباغ ڈیم اتفاق رائے سے تعمیر کیا جائے گا۔ مخالفوں کو قائل کر لیں گے۔ سندھ کے مفادات ملک کے کسی بھی دوسرے علاقے کی طرح عزیز ہیں۔ سرحد کے خدشات بھی دور کریں گے۔

آزاد جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی کے سپیکر راجہ ممتاز حسین راٹھور اور ڈپٹی سپیکر راجہ اسرار عباسی کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک دو تہائی اکثریت سے کامیاب ہو گئی ہے۔ تحریک عدم اعتماد کے موقع پر مظفر آباد دھماکوں سے گونجتا رہا۔ راٹھور کے حامیوں اور پولیس میں جھڑپیں ہوئیں۔ 8۔افراد زخمی ہو گئے۔ اور درجنوں گاڑیاں تباہ کر دی گئیں۔ سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کو نظر بند کر دیا گیا ہے۔ ممتاز حسین راٹھور نے کہا ہے کہ میں اب بھی سپیکر ہوں۔ حکومت کے خاتمے تک سول نافرمانی کی تحریک چلائیں گے۔

وفاقی وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ کالاباغ ڈیم کی رائلٹی چاروں صوبوں کو ملے گی۔ کالاباغ ڈیم پر اسمبلی میں بحث کرائی جائے گی۔

حکومت نے مزید کئی اشیاء پر ڈیوٹی ختم کر دی ہے سرامک اور شیشے کی مصنوعات' ٹائر۔ فوم' ٹیلی فون سیٹ اور اس کے متعلقہ آلات' سینٹری کا سامان اور مقامی ریفریجریٹر اور ڈیپ فریزر پر ایکسائز ڈیوٹی ختم کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ فرنس آئل پر ڈیوٹی 11سو روپے کم کی جا رہی ہے۔

قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر خورشید شاہ نے کہا ہے کہ حکومت کو ملک عزیز ہے تو وہ کالاباغ ڈیم تعمیر کرنے کا منصوبہ ترک کر دے۔

پاکستانی دھماکوں پر ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے امریکہ نے پاکستان پر پابندیوں کا سرکاری اعلان کر دیا ہے۔ اس سے ڈیڑھ ارب ڈالر سالانہ کی امداد رک جائے گی۔ براؤن ترمیم کے تحت اٹھائی جانے والی پابندیاں بھی دوبارہ لگا دی گئی ہیں اسی طرح فوجی ساز و سامان کی فروخت اور نجی امریکی بینکوں کے قرضے بھی روک دیئے گئے ہیں مزید پابندیاں بھی لگ سکتی ہیں۔

کراچی شہر کے مختلف علاقوں میں فائرنگ اور تشدد کے واقعات میں خاتون سمیت 9۔افراد ہلاک اور ایک معصوم بچہ زخمی ہو گیا۔ ناظم آباد کراچی میں چھینی ہوئی کار کی ڈگی سے دو نامعلوم نوجوانوں کی نعشیں برآمد ہوئیں۔ لانڈھی' جمشید کوارٹرز اور دیگر علاقوں میں 4۔ افراد ہلاک کر دیئے گئے۔ کورنگی اور لانڈھی میں دو طرفہ فائرنگ سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔

سنٹرل بورڈ آف ریونیو کے چیئرمین معین الدین خان نے کہا ہے کہ ستمبر 1998ء سے انکم ٹیکس کی خود تشخیص سکیم ختم کی جا رہی ہے۔ سال ڈیڑھ سال تک سیلز ٹیکس کا دائرہ کار عام تاجروں تک بڑھا دیا جائے گا۔ دسمبر تک نادہندگان کی نئی فہرستیں دیں گے۔ حکومت میں شامل اہم طبقہ ٹیکس نظام میں اصلاح اور توسیع کے حق میں نہیں ہے۔ پابندیوں سے بجٹ خسارہ میں اضافہ ہو گا۔ موجودہ عملہ سے ٹیکس وصولی کو بہتر نہیں بنایا جا سکتا۔ بہتر کارکردگی کے لئے آڈٹ کا موثر نظام ضروری ہے۔

چاغی کے پہاڑی علاقے میں تیل کے وسیع ذخائر نکلے ہیں۔

مقبوضہ کشمیر میں خوں ریز جھڑپوں میں کمانڈر خالد سوڈانی شہید اور میجر سمیت 15۔ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔

برقعہ کی سلائی میں حیرت انگیز کمی
/175 100/ روپے محدود مدت کے لئے
برقعہ سپیشلسٹ فینسی ٹیلرز بالمقابل جامعہ احمدیہ کالج روڈ ربوہ

برطانیہ میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت مکان کرایہ پر لینے کے لئے اور ہر قسم کے سفر کے انتظامات کے لئے رابطہ کریں۔
Oak Tree Business Management
Business and Management Consultants
249 Merton Road, London
S.W.18, 5E.B. Ph.3335670

ربوہ آئی کلینک
RABWAH EYE CLINIC
فون نمبر211707
ماہر امراض چشم ڈاکٹر خالد تسلیم احمد ایم بی بی ایس۔ ایف آر سی ایس (ایڈنبرا) نے ربوہ میں پریکٹس شروع کر دی ہے کلینک جدید آلات سے آراستہ ہے۔
اوقات کار صبح 9تا ایک بجے دوپہر
شام 5تا8 بجے شام
دار الصدر غربی ربوہ۔

بیرون ممالک کے خصوصی رعائتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کیلئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
فون دفتر 051-275757 275738
A-3 بیول پلازہ۔ فضل الحق روڈ بلیو ایریا اسلام آباد

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
T. M. EXCHANGE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL 6368656, 6368389, 6369064, 6303235
PLEASE CONTACT
AUSTRALIA DR. SHAHID CHOHAN Ph.2-93515108
CANADA USMAN MALIK Ph.416-663-1706
U.K. JEAN SHAW Ph.171-935-0911

شرح چندہ الفضل

سالانہ	-/750 روپے
ششماہی	-/375 روپے
سہ ماہی	-/188 روپے
خطبہ نمبر	-/150 روپے

(مینیجر)

پتہ بیرون

خوشخبری
آپ کی اور آپ کے بچوں کی صحت کا ضامن
امریکہ سے درآمد شدہ
AQUA WATER FILTERS
جراثیم سے پاک قدرتی طور پر شفاف اور خوش ذائقہ منرل واٹر کا حصول اب کاربن فلٹر کی بدولت آپ کے اپنے گھر میں انتہائی مناسب قیمت میں ممکن ہے۔ آج ہی رابطہ کیجئے
ڈسٹری بیوٹرز
AQUA SAFE
پہلوان اسٹریٹ کلی لوہاراں فون PP 211212
سٹاکسٹس:۔
• خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ 212831
• خالد سینیٹری ورکس کالج روڈ ربوہ 211225
• احسان جنرل سٹور گولبازار ربوہ 211006

حیرت انگیز سیل
برقعوں کیلئے ڈبل جارجٹ جاپانی نمبرا کوالٹی کے ان سلے اور ریڈی میڈ کوٹ برقعے 500 نئے رنگ۔ اب ہر کوٹ برقعے میں 25 روپے کی سپیشل رعایت۔
اس کے علاوہ جاپانی سوٹ پرنٹ و سادہ مکمل ورائٹی سیل کی قیمت میں خریدیں
صرف چند ہفتوں کیلئے اس سیل سے بھرپور فائدہ اٹھائیں
باجوہ کلاتھ سٹور گولبازار ربوہ 568